بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰ | ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۲۷ ماہ محرم ۱۳۶۲ھ | ۱۴ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج تمام دن سر درد کی شکایت رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج بعد نماز عصر ملک صلاح الدین صاحب ایم اے پروفیسر جامعہ احمدیہ کی ہمشیرہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔ براتیوں میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دُعا کی۔

حکیم محمد عمر صاحب کی والدہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ کل بعمر ۸۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

سینما اور علما

مسلمانوں کی دُنیوی لحاظ سے ذلت و ادبار کی ایک بہت بڑی وجہ من جملہ دُوسری وجوہ کے یہ ہے۔ کہ وُہ کماتے کم اور لہو و لعب میں مشغول زیادہ رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کا یہ طریق عمل ہو۔ وُہ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی ذلت کی زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں گرائے رکھنے کے سامان مہیا کرتے ہیں۔

علما کہلانے والے یُوں تو دعوے کرتے ہیں۔ کہ وُہ مسلمانوں کے دینی اور دُنیوی تمام امور میں راہ نما اور نگران ہیں لیکن ان کی حالت یہ ہے۔ کہ نہ صرف مسلمانوں کی کسی رنگ میں اصلاح کی توفیق نہیں پاتے بلکہ کئی رنگوں میں مسلمانوں کی تباہی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں سینما ایک ایسی لعنت ہے۔ جو ضیاعِ مال کے علاوہ نوجوان مردوں اور عورتوں کے اخلاق کے لئے زہر قاتل ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس زہر کو نہایت ذوق و شوق سے کھانے والے اور اس کے لئے بے دریغ روپے خرچ کرنے والے زیادہ تر مسلمان ہی ہیں۔ وُہ مسلمان جو ہندوستان میں سب سے زیادہ غربت اور فلاکت کا شکار ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ وُہ لوگ جو ان کے مذہبی اور سیاسی لیڈر کہلاتے ہیں۔ اس کا کچھ بھی احساس نہیں رکھتے۔ سیاسی لیڈر اگر ایسی باتوں کی طرف توجہ نہ کریں۔ تو اور بات ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک مذہب کو کوئی خاص وقعت حاصل نہیں۔ اور وُہ سینما وغیرہ کو لازمۂ زندگی سمجھتے اور موجودہ زمانہ کی تہذیب و تمدن کا ضروری جزو قرار دیتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم علماء کو کیا ہوگیا ہے۔ جو معیوب سے معیوب بات اور زیادہ سے زیادہ نقصان رساں فعل کے خلاف لب تک ہلانے کی جُراَت نہیں کرتے۔ اور کبھی اپنی کسی خاص غرض و غایت کے پیش نظر کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔ تو وُہ ایسا ہوتا ہے جو اس بُرائی کی طرف لوگوں کو اور زیادہ مائل کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

حال میں اخبار "زمزم" (۷ فروری) نے ایک فلم "تاج محل" کے متعلق مفتی اعظم ہند کا فتوےٰ شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ "اس فلم کو بند کرانا ہر مسلمان کا فرض ہے"۔ اس فتوے کی تمہیدی عبارت میں لکھا ہے۔ کہ:-

"چونکہ یہ فلم تاج محل مسلمانوں کے لئے دل آزار فلم ہے۔ لہٰذا حکومت اس فلم کو چلانے کی اجازت نہ دے۔ اور اگر یہ فلم چلایا جائے تو مسلمان ہرگز دیکھنے کے لئے نہ جائیں"۔

گویا مسلمانوں کا اس فلم کو نہ دیکھنا صرف اس بات پر منحصر ہے۔ کہ یہ دل آزار ہے کیونکہ اس میں "اعلیٰ حضرت شاہ جہان کے عشق و محبت کی جھوٹی اور غلط فلم بنائی گئی ہے"۔ اور اس طرح "اسلام کی سراسر توہین کی گئی ہے"۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا۔ تو نہ اس کے خلاف مفتیٔ اعظم کو فتوے شائع کرنے کی ضرورت ہوتی۔ اور نہ اس کے دیکھنے سے مسلمانوں کو روکا جاتا۔

مسلمانوں میں سینما دیکھنے کا مرض جس قدر پھیلا ہوا ہے۔ اس سے "فلم تاج" کے خلاف فتوے شائع کرنے اور کرانے والے بھی ناواقف نہیں۔ چنانچہ انہوں نے خود لکھا ہے۔ کہ "مسلمان ہی زیادہ تر سینما دیکھتے ہیں"۔ "سینما والوں نے مسلمانوں کی جیب سے لاکھوں روپے نکلوا لئے ہیں۔ مسلمان ہیں۔ کہ اندھا دھند حرام کاموں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں"۔ مگر باوجود اس کے آج تک علماء کو یہ توفیق نہیں ملی۔ کہ سینما سے مسلمانوں کو روکنے کے لئے کوئی کوشش کرتے۔ اور لاکھوں روپے جو انہوں نے سینما والوں کی نذر کئے۔ وُہ بچا کر کسی مفید کام میں خرچ کرنے کی تحریک کرتے۔ اب بھی جو فتوے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے یہ تو لکھ دیا ہے۔ کہ "جو مسلمان اس فلم تاج محل کو بند کرانے کی کوشش کرسکیں۔ ان پر خصوصاً اور سب مسلمانوں پر عموماً اس کے بند کرانے کی کوشش واجب ہے ورنہ عتاب خداوندی میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے"۔ اور یہ حدیث بھی سُنا دی ہے کہ اھان السلطان اھان اللہ یعنی سلطان کی توہین کرنا ایسا ہے۔ جیسے اللہ کی توہین۔ اور شاہانِ اسلام کے متعلقین کی اہانت کا بھی یہی حکم ہے"۔ لیکن یہ اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ نہیں کہا کہ مسلمانوں کو سینما قطعاً نہیں دیکھنا چاہئیے۔ اور اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئیے۔

معلوم نہیں مفتی صاحب سینما دیکھنا مسلمانوں کے لئے نقصان رساں نہیں سمجھتے۔ یا انہیں یہ خیال ہے۔ کہ یہ مرض مسلمانوں میں اس قدر سرایت کر چکا ہے۔ کہ اس کے بارے میں کچھ کہنا سننا بالکل بے کار ہے۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھانا اپنی قدر و منزلت کھونا ہے۔ امر اول تو درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ دوسری بات ہی سینما دیکھنے سے مسلمانوں کو منع کرنے کے راستہ میں حائل ہو سکتی ہے۔ مگر اس سے متاثر وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو مذہبی راہ نمائی کے نااہل اور صداقت سے تہی دست ہوتے ہیں کوئی حقیقی اور سچا دینی راہ نما کسی کی مخالفت کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اور نہ وُہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ عام لوگ فلاں بات پسند نہ کریں گے۔ اس کے مدنظر حقیقی اصلاح۔ لوگوں کا اصل مفاد ان کی روحانی پاکیزگی اور ان میں ترقی کرنے کی پوری قابلیت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے اسے جو قدم بھی اٹھانا پڑے بڑی جُراَت اور دلیری سے اٹھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ رکھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی تجاویز کو قبولیت عطا کرتا۔ اور ان میں برکت ڈالتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے صرف ان ارشاد کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جس کے ذریعہ حضور نے آج سے سات سال قبل جماعت احمدیہ کے ہر چھوٹے بڑے مرد و عورت کو سینما دیکھنا منع

اخبار احمدیہ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی علالت بارہ فروری کی صبح سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو بخار سینہ کی درد اور شدید سر درد کی تکلیف ہے۔ ۱۹۰۵ء سے آج تک حضرت موصوف پر چھ دفعہ نمونیہ کا حملہ ہو چکا ہے۔ اس وقت یقینی تو نہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب کو شبہ ہے۔ کہ یہ بیماری نمونیہ میں مبدل ہونے والی ہے۔ تمام احباب فرداً فرداً اور تمام جماعتیں مجموعی طور پر اس نافع الناس وجود کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؛

درخواست ہائے دعا (۱) اے آر نگہت صاحبہ امراؤتی سے اپنے بھائی بشیر الدین احمد طاہر کے امتحان میں کامیابی کے لئے اور ملک فتح محمد صاحب آف دوالیال کی ایک مشکل دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ (۲) خان اقبال محمد خان صاحب آف شارجہ نے نور ہسپتال میں ہائیڈروسین کا اپریشن کرایا ہے۔ (۳) میاں خوشی محمد صاحب ملازم محکمہ آبکاری ایک جوڈیشل مقدمہ میں الجھ کر ساڑھے چار ماہ سے معطل ہیں (۴) فرزند علی خان صاحب مددگار کارکن دفتر جائداد کی اہلیہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلانات نکاح (۱) میرے برادر خورد عبد القدیر ابن مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن تلونڈی جھنگلاں کا نکاح بعوض یک صد روپیہ مہر فاطمہ بیگم بنت ڈاکٹر عبد الکریم صاحب سکنہ گوجروال ضلع لدھیانہ سے صوفی غلام محمد صاحب نے مورخہ ۴ فروری ۱۹۴۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت میں پڑھا۔ خاکسار محمد عبد اللہ بلڈنگ سپروائزر قادیان

(۲) ۶ فروری ۱۹۴۲ء میاں محمد عالم صاحب ولد غلام محمد صاحب احمدی ساکن عالم گڑھ ضلع گجرات کا نکاح دو صد روپیہ مہر پر مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ دختر امام الدین صاحب سکنہ حاجی والہ کے ساتھ مرزا محمد حسین صاحب احمدی نے پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار رستم علی پریذیڈنٹ جماعت عالم گڑھ

کامیابی چودھری محمد سعید صاحب احمدی متعلم میڈیکل سکول امرتسر نے اس سال پنجاب اولمپک میں لمبی چھلانگ کا ریکارڈ مات کیا تھا۔ اس کے بعد کارکنان پنجاب اولمپک نے چودھری صاحب کو پنجاب کی طرف سے ہندوستان میں مقابلہ کے لئے بھیجا۔ جس میں انہوں نے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ خاکسار عطاء اللہ از سرگودہا

دعائے مغفرت (۱) چودھری محمد خان صاحب نمبردار رانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱/۲ ۴۲ کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم صحابی تھے۔ اور ہر وقت سلسلہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر امور عامہ (۲) مورخہ ۴ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش چودہری مولا بخش صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حاجی غلام احمد از کریام۔ (۳) میرے بڑے بھائی مولوی محب الرحمٰن صاحب کا بچہ نعیم الرحمٰن صرف ایک روز نمونیہ سے بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار عظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ جنوری تا ۳ فروری ۱۹۴۲ء اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

۳۹۰۔ شمشیر علی صاحب آگرہ
۳۹۱۔ محمد طفیل صاحب ریاست بہاولپور
۳۹۲۔ محمد اسلم صاحب ضلع لاہور
۳۹۳۔ فتح دین صاحب ،، سیالکوٹ
۳۹۴۔ مائی اللہ جوائی صاحبہ شیخوپورہ
۳۹۵۔ طالب حسین صاحب منٹگمری
۳۹۶۔ محمد طفیل صاحب ضلع گورداسپور
۳۹۷۔ محمد علی صاحب ،،
۳۹۸۔ نواب دین صاحب ،،
۳۹۹۔ فضل احمد صاحب ،،
۴۰۰۔ دین محمد صاحب ،،
۴۰۱۔ چودہری بھو صاحب ،،
۴۰۲۔ رحمت علی صاحب ،،
۴۰۳۔ بشیراں صاحبہ ،،
۴۰۴۔ رحمت بی بی صاحبہ ،،
۴۰۵۔ احمد بی بی صاحبہ ،،
۴۰۶۔ نظیر بی بی صاحبہ ،،
۴۰۷۔ بیگم بی بی صاحبہ ،،
۴۰۸۔ محمد امیر حسین صاحب مرشد آباد بنگال
۴۰۹۔ محمد خان صاحب ولد کرم دین صاحب ضلع گجرات
۴۱۰۔ میاں امام دین صاحب ،،
۴۱۱۔ کرم دین صاحب ،،
۴۱۲۔ محمد خان صاحب ولد رحمت صاحب ،،
۴۱۳۔ عنائت صاحب ،،
۴۱۴۔ بھاگ بھری صاحبہ ،،
۴۱۵۔ سردار بیگم صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۱۶۔ عبد الواحد صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۱۷۔ میاں محمد ابراہیم صاحب ضلع فیروزپور
۴۱۸۔ بشیر احمد صاحب ،، امرتسر
۴۱۹۔ مہتاب بی بی صاحبہ ضلع لائلپور
۴۲۰۔ حکیم عزیز دین صاحب ،، مظفر گڑھ
۴۲۱۔ نور خاتون صاحبہ ،،
۴۲۲۔ مبارک دین صاحب ،،
۴۲۳۔ کنیز فاطمہ بی بی صاحبہ ،،
۴۲۴۔ حضور بخش صاحب ،،
۴۲۵۔ غلام محمد صاحب پونچھ
۴۲۶۔ کفر النساء صاحبہ ٹیپرہ بنگال
۴۲۷۔ ابو طاہر صاحب ،،
۴۲۸۔ زبیدہ خاتون صاحبہ ،،
۴۲۹۔ آیت اللہ صاحب ،،
۴۳۰۔ شمس النساء صاحبہ ،،
۴۳۱۔ عبد الظہیر صاحب ،،
۴۳۲۔ محمد فیض الکریم صاحب ،،
۴۳۳۔ سید عبد الرحیم صاحب سلہٹ
۴۳۴۔ ولایت بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۴۳۵۔ پیرانداتا صاحب ،،
۴۳۶۔ مختار احمد ولد علی محمد صاحب ،،
۴۳۷۔ علی احمد صاحب ،،
۴۳۸۔ مختار احمد صاحب ولد ماہی صاحب ،،
۴۳۹۔ سلطان احمد صاحب ،،
۴۴۰۔ اللہ بخش صاحب ،،
۴۴۱۔ سکینہ بی بی صاحبہ ،،
۴۴۲۔ امۃ الغفور بیگم صاحبہ ،،
۴۴۳۔ ہدائت علی صاحب ،،
۴۴۴۔ فضل بی بی صاحبہ ،،
۴۴۵۔ رشیر محمد صاحب ،،
۴۴۶۔ امیر محمد صاحب
۴۴۷۔ نصیر احمد صاحب ،،
۴۴۸۔ جنت صاحبہ لدھیانہ
۴۴۹۔ جلال الدین صاحب ولد اللہ رکھا صاحب ضلع گورداسپور
۴۵۰۔ مہر رحیم بخش صاحب ،،
۴۵۱۔ نور الدین صاحب ،،
۴۵۲۔ محمد حسین صاحب ضلع گورداسپور
۴۵۳۔ سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب ضلع گورداسپور
۴۵۴۔ نواب دین صاحب ،، لائلپور
۴۵۵۔ بشیر احمد صاحب ،،
۴۵۶۔ عالم بی بی صاحبہ ،، گورداسپور
۴۵۷۔ محمد عبد اللہ صاحب ،،
۴۵۸۔ جلال الدین صاحب ولد نظام دین صاحب ،،
۴۵۹۔ نوازش علی شاہ صاحب امرتسر
۴۶۰۔ بشیر احمد صاحب ضلع گجرات
۴۶۱۔ وی۔ٹی عبد الرحمٰن صاحب اطراف بلدہ (حیدرآباد دکن)
۴۶۲۔ کنیز فاطمہ صاحبہ ،،
۴۶۳۔ محمد طاہر صاحب ،،
۴۶۴۔ جانی میاں صاحب ورنگل
۴۶۵۔ عبد الرشید صاحب ڈیرہ دون
۴۶۶۔ شیخ سلطان احمد صاحب سہارنپور
۴۶۷۔ اللہ دتا صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۶۸۔ بھاگن بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۴۶۹۔ سردار محمد صاحب ،،
۴۷۰۔ حاکم دین صاحب ،، سیالکوٹ
۴۷۱۔ جنت بی بی صاحبہ ،، گجرات
۴۷۲۔ فتح بی بی صاحبہ ،،
۴۷۳۔ مہراں بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۴۷۴۔ احمد الدین صاحب ،،
۴۷۵۔ نور محمد صاحب لاہور
۴۷۶۔ حاجی محمد رمضان خان صاحب پشاور
۴۷۷۔ سردار محمد صاحب ضلع ہوشیارپور
۴۷۸۔ اللہ رکھا صاحب ،، گجرات
۴۷۹۔ سربلند صاحب ضلع گوجرانوالہ
۴۸۰۔ دولت بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور

۴۸۱۔ بی بی بڈھی صاحبہ ضلع گورداسپور
۴۸۲۔ امیر احمد خان صاحب ،،
۴۸۳۔ سلطانہ رضیہ بیگم صاحبہ ،،
۴۸۴۔ عطا محمد صاحب ،،
۴۸۵۔ محمد عزیز احمد شاہ صاحب ،،
۴۸۶۔ محمد جمیل الدین صاحب کلکتہ
۴۸۷۔ عزیز الحق صاحب ،،
۴۸۸۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۴۸۹۔ مستری علم دین صاحب ،، شیخوپورہ
۴۹۰۔ محمد اسمٰعیل صاحب ،، ،،
۴۹۱۔ محمد بشیر صاحب ،، ،،
۴۹۲۔ محمد نذیر صاحب ،، ،،
۴۹۳۔ زینب بی بی صاحبہ ،، ،،
۴۹۴۔ رشید بیگم صاحبہ ،، ،،

اعتراضات کے جواب

خدا تعالیٰ کی مالکیت کے مختلف نظارے

غیر مسلموں کی طرف سے قرآن کریم پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کو مالک یوم الدین یعنی جزاء سزا کے دن کا مالک قرار دیتا ہے۔ جو درست نہیں۔ کیونکہ جزاء سزا کے ساتھ ملک کا تعلق ہوتا ہے۔ نہ کہ مالک کا۔ اور ملک یعنی بادشاہ کا تصرف اپنی رعایا پر مالک سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کو مالک یوم الدین قرار دے کر نعوذ باللہ غلطی کی ہے۔

خدا ملک بھی ہے

یہ اعتراض جو آریوں اور عیسائیوں دونوں کی طرف سے کیا جاتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے دُور بینی سے کام نہیں لیا۔ وجہ یہ کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کو صرف مالک قرار نہیں دیتا۔ بلکہ ملک بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے الملك يومئذٍ لله۔ کہ اس دن حکومت اللہ کی ہی ہوگی۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ الملك يومئذٍ الحق للرحمٰن۔ اُس دن واقعی حکومت خدائے رحمان کی ہوگی۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ ما ادراك ما يوم الدين يوم لا تملك نفس لنفس شيئًا والامر يومئذٍ لله۔ کہ تجھے کیا معلوم جزا و سزا کا دن کیا ہے۔ وہ ایسا دن ہے جب کوئی نفس کسی دوسرے نفس کو فائدہ پہونچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھے گا۔ اور فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔

پس یہ صحیح نہیں۔ کہ اُس روز اللہ تعالیٰ کو بادشاہت حاصل نہیں ہوگی۔ وہ چیز تو خدا تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اور حاصل رہے گی البتہ مالک کا لفظ دُنیا کو یہ بتانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کہ خدا مالک بادشاہ ہے یعنی وہ صرف بادشاہ نہیں۔ بلکہ بادشاہ بھی ہے۔ اور مالک بھی۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ مالک بادشاہ صرف بادشاہ سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ بادشاہ کو ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ رعایا اور ملک کی دولت جس طرح چاہے۔ استعمال کرے۔ لیکن مالک اپنی مملوکہ اشیاء میں جس طرح چاہے۔ تصرف کر سکتا ہے۔ پس مالک یوم الدین کہہ کر خدا تعالیٰ کی ملکیت کی نفی نہیں کی گئی بلکہ یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ مالک بھی ہے۔ اور ملک بھی اسی طرح اس لفظ کے استعمال میں کئی اور حکمتیں بھی ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:-

خدا معاف بھی کر سکتا ہے

مالک یوم الدین کہہ کر اسلام نے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی حیثیت محض ایک جج کی سی نہیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ کہ وہ کسی کا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسلام اللہ تعالیٰ کو مالک کی حیثیت میں پیش کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ لا تعد جب وقت چاہے۔ انعامات دے سکتا۔ جس پر چاہے انعامات نازل کر سکتا ہے۔ اسی طرح جسے چاہے معاف کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف جج نہیں۔ بلکہ مالک ہے۔ اور مالک کو اپنی مملوکہ چیز کے متعلق تصرف تام کا حق حاصل ہوتا ہے:۔

نبی کی بعثت کے وقت صفت مالکیت کا اظہار

مالک یوم الدین میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دین کے وقت کا مالک ہے۔ یعنی جب دُنیا پر خدا تعالیٰ کے دین کا جلال ظاہر ہو رہا ہو۔ اور کوئی رسُول اس کے دین کو پھیلانے کی جدوجہد میں مصروف ہو۔ اس وقت وہ اپنی صفت مالکیت کو ایسے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ دُوسرے الفاظ میں یا دوسرے اوقات کے ساتھ اس کی صفت مالکیت کے ظہور کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ آج ہی مالک بنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کو دوسرے موقعہ پر ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ ما كنا معذبين حتى نبعث رسولا یعنی ہم عالمگیر عذاب اسی وقت نازل کیا کرتے ہیں۔ جب ہمارا کوئی رسُول دُنیا میں مبعوث ہو چکا ہو۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں پر اتمام حجت ہو چکی ہو۔ یعنی ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ اپنی مالکیت کو خاص طور پر ظاہر کرتا اور دُنیا سے اپنا وجود منوانے کے لئے اپنی متواتر اور پیہم تجلیات ظاہر کرتا ہے۔ اس کے ثبوت میں گذشتہ واقعات دہرانے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کی اُن تازہ قہری تجلیات کو ہی دیکھ لیا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد ظاہر ہوئیں۔ کس طرح طاعُون نے۔ زلازل نے جنگوں نے اور قسم قسم کی بلاؤں اور آفات نے دُنیا کو تہ و بالا کر رکھا ہے۔ کہ آج ہر شخص اپنی آنکھ سے زندہ خدا کے زندہ نشانات کو دیکھ رہا۔ اور اس کی مالکیت کا بچشم خود معائنہ کر رہا ہے۔

اگلے جہان میں خدا کی مالکیت کا اظہار

پھر مالک یوم الدین کہہ کر اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مالکیت دو قسم کی ہے۔ مالکیت کی ایک قسم تو دُنیا میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اور دوسری قسم موت کے بعد ظاہر ہوگی۔ دُنیا میں جو خدا تعالیٰ کی مالکیت ہے۔ وہ پورے طور پر ظاہر نہیں ہوتی۔ بے شک خدا ہی ہر چیز کا مالک ہے۔ مگر دُنیا میں کہیں بادشاہ اپنی مالکیت کا دعوے کرتے نظر آتے ہیں۔ کہیں نواب رؤسا۔ کارخانہ دار۔ سرمایہ دار اور افسر وغیرہ اپنی مالکیت کا دعوے کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایک قسم کا پردہ پڑا ہوا ہے بے شک مالک خدا ہے۔ مگر دُنیا میں یہ کہنے والوں کی بھی کمی نہیں۔ کہ فلاں فلاں چیز کے ہم مالک ہیں۔ لیکن موت کے بعد یہ صورت بالکل بدل جائے گی۔ وہاں تمام انسانی مالکیتیں ختم ہو جائیں گی۔ اور صرف اللہ کی مالکیت باقی رہ جائے گی۔ اُس دن انسان دوسرے انسان کا محتاج نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر شخص بلا واسطہ اپنے رب کی رحمت سے حصہ لے گا۔ آج دُنیا میں چاروں طرف مخلوق کی مالکیت کی وجہ سے بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے۔ مزدوروں کا گریہ و بکا۔ اور بے کسوں کی فریاد دیا سب اسی لئے ہیں۔ کہ حرص غالب ہونے کی وجہ سے ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ دُوسرے کو اپنا غلام بنا لے۔ اور اس پر جس قدر ظلم ڈھا سکے۔ ڈھاتا رہے۔ لیکن موت کے بعد جنت میں یہ کیفیت نہیں ہوگی۔ بلکہ وہاں ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون کی کیفیت ہوگی۔ وہاں سرمایہ داروں کی راحت کی عمارت بینکوں کی ہڈیوں کے چونے سے نہیں بنے گی۔ بلکہ خدا کی براہ راست مالکیت سے ہر شخص حصہ لے رہا ہوگا۔ اور سب جھگڑوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت

مالک یوم الدین کہہ کر ہستی باری تعالیٰ کا ایک عظیم الشان ثبوت بھی لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا ہے۔ کہ جزا و سزا کے وقت کا مالک اللہ ہے۔ یعنی جزا و سزا ایسی چیز ہے جو خدا نے اپنے اختیار میں رکھی ہوئی ہے انسان کے اختیار میں نہیں۔ انسان کے اختیار میں محض عمل ہے۔ مثلاً ایک انسان زیادہ مرچیں کھاتا ہے۔ اب یہ ایک عمل ہے جو اس کے اختیار میں تھا مگر یہ چیز اس کے اختیار میں نہیں۔ کہ وہ جلن اور سوزش کو پیدا نہ ہونے دے۔ یہ لازماً ہوگی۔ کیونکہ یہ جزا ہے۔ جو انسانی اختیار سے باہر ہے سوائے اس کے کہ وہ اس قانون کو کسی اور قانون سے بدل دے۔ مثلاً اسبغول وغیرہ کھائے۔ پس یہ امر بتاتا ہے۔ کہ دُنیا کا حاکم کوئی اور ہے انسان نہیں۔ انسان مالک ہوتا۔ تو اس کے قبضہ میں نتائج بھی ہوتے مگر چونکہ ایسا نہیں ہے اس لئے معلوم ہوا۔ کہ یہ محکمہ کسی اور ہستی کے قبضہ میں ہے۔ اور وہی ہستی خدا تعالیٰ کی پاک ذات ہے:۔

اطاعت کے وقت کا مالک

اسی طرح مالک یوم الدین میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اطاعت کے وقت کا مالک ہے۔ کیونکہ دین کے کئی معنے ہیں جن میں سے ایک اطاعت کے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه لله وهو محسن کہ اس سے زیادہ بہتر اطاعت کرنیوالا اور کون ہو سکتا ہے۔ جو اپنے آپکو کلیۃً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دیدے۔ اور لوگوں کے لئے محسن بن جائے۔ پس چونکہ دین کے ایک معنے اطاعت کے ہیں۔ اس لئے مالک یوم الدین کا مفہوم یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف اطاعت کے وقت کا مالک ہے یعنی انسان کا وہ فعل جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سرزد ہو۔ صرف اسی کا خدا ذمہ وار ہو سکتا ہے۔ دوسرے کا نہیں۔ دُنیا میں جب دو شخص آپس میں دوستی کرتے ہیں۔ تو وہ ایک دوسرے کے ناجائز افعال کی بھی بعض دفعہ تائید کر دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم ایسے نہیں۔ جو لوگ ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ہم اُن کے صرف انہی اعمال کو اپنا قرار دیتے ہیں۔ جو ہماری اطاعت میں کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی فعل ہمارے احکام کے خلاف کیا جائے۔ تو ہم اس فعل کے نتائج میں اس کا ساتھ نہیں دیتے۔

پس مالک یوم الدین کہہ کر اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا۔ کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا ہمیشہ اس کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ تو وہ اپنے تمام اعمال کو اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں لگا دے۔ اور کبھی بھی اس کی اطاعت سے باہر نہ جائے۔

فیصلہ کرتے وقت کیا کرنا چاہیئے

مالک یوم الدین کہہ کر بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ جھگڑوں کا فیصلہ کرتے وقت ہر شخص کو خدا تعالےٰ کی صفات کا رنگ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اسی طرح فیصلہ کرنا چاہیئے۔ جس طرح خدا تعالےٰ فیصلہ کیا کرتا ہے کیونکہ دین کے ایک معنی قضا اور فیصلہ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ لا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللہ۔

(۱) خدا تعالےٰ فیصلہ کرتے وقت تمام پہلوؤں کو دیکھ کر فیصلہ کیا کرتا ہے۔ ایسا ہی انسان کو بھی چاہیئے۔ کہ وُہ پہلے تمام پہلو دیکھے۔ اور پھر فیصلہ کرے۔ یہ نہ ہو کہ بغیر تحقیق کئے دوسرے کو مجرم قرار دے دے

(۲) خدا تعالےٰ صرف مجرم کو سزا دیتا ہے۔ اسی طرح جس کا جرم ہو صرف اسے ہی سزا دینی چاہیئے۔ اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں یا اس کے دوستوں کو اس کی لپیٹ میں نہیں لے لینا چاہیئے ؛

(۳) خدا تعالےٰ یہ نہیں کرتا کہ جرم کسی کا ہو اور سزا کسی کو دے دے۔ جیسے عیسائی کہتے ہیں۔ کہ جرم تو لوگوں نے کئے تھے۔ مگر خدا نے ان کے بدلہ میں اپنے بیٹے کو قربان کر دیا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ خدا تعالےٰ ایسا نہیں کیا کرتا۔ اسی طرح انسان کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہیئے ؛

(۴) خدا تعالےٰ جُرم کے مطابق سزا دیتا ہے۔ انسانوں کو بھی یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے ؛

(۵) خدا تعالےٰ میزان رکھتا ہے۔ یعنی وہ یہ بھی دیکھتا ہے۔ کہ اگر کسی نے جرم کیا ہے تو کس حالت میں۔ ایسا ہی انسان کو بھی دُوسرے کی مجبوریوں کو دیکھ کر آخری فیصلہ کرنا چاہیئے ؛

(۶) خدا تعالےٰ سفارش قبول نہیں کرتا۔ انسانوں کو بھی مقدمات میں سفارشیں قبول نہیں کرنی چاہئیں ؛

(۷) خدا تعالےٰ اپنے فیصلوں میں رحم کا پہلو غالب رکھتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی فیصلوں میں رحم کا پہلو غالب رکھنا چاہیئے۔ جب انسان اس طرح خدا تعالےٰ سے ایک رنگ میں مشابہت پیدا کرلے گا۔ تو

کند ہمجنس باہم جنس پرواز

کے اصل کے مطابق اسے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جائے گا۔ اور اس کا دل خدا تعالےٰ کی تجلیات کا عرش بن جائے گا۔

یوم کے معنی

اس جگہ اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضرُوری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوم کا لفظ صرف طلوع فجر سے غروب شمس تک کے وقت پر نہیں بولا جاتا۔ بلکہ عربی میں یوم کے معنی محض وقت کے بھی ہوتے ہیں خواہ لمبا ہو یا چھوٹا۔ قرآن کریم میں یوم کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدّون۔ دوسری جگہ فرماتا ہے یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ تعرج الملائکۃ و الروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ غرض دن وقت اور زمانہ کے معنوں میں یوم کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور مالک یوم الدین میں یہ تینوں معنی لئے جاسکتے ہیں۔

اس تشریح سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے متعلق متذکرۃ الصدر اعتراض سراسر غلط ہے

بکری ٹیکس کے متعلق وزیر اعظم پنجاب کا اعلان

حال میں آنریبل وزیر اعظم پنجاب نے جو بیان بکری ٹیکس کے متعلق بغرض اشاعت جاری کیا ہے اس میں بتایا ہے۔ کہ دفاتر اور حسابات کے معائنہ کی غرض سے عملہ ٹیکس کو بیو پاریوں کے کاروباری احاطوں میں داخل ہونے کے متعلق بیو پاریوں کا نقطۂ نگاہ معلوم کرنے کے بعد میں نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ کہ عملہ ٹیکس کو صرف بیو پاریوں کی اپنی درخواست پر ہی کاروباری احاطوں میں داخلہ کی اجازت دی جائے ؛

نیز کہا مجھ سے مزید یہ کہا گیا کہ قانون مذکور کے ماتحت استثنا کی جو حد مقرر کی گئی ہے اس کو بڑھا دیا جائے۔ تاکہ چھوٹے بیو پاریوں کو امداد ملے۔ میں نے اقرار کیا۔ کہ اگر ایک عرضداشت موزوں الفاظ میں پیش کی گئی۔ تو میں مجلس وضع قوانین سے اس کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کی سفارش کروں گا۔ اور یہ ممکن ہے۔ کہ مجلس مذکور کو استثنا کی حد کو بڑھانے پر آمادہ کیا جاسکے ؛

ایک درخواست مجھ سے یہ کی گئی۔ کہ جن بیو پاریوں پر اس قانون کے ماتحت تشخیص کی گئی ہے۔ انہیں ہائی کورٹ میں اپیل کا حق دیا جائے۔ میں نے اس کی صاف طور پر وضاحت کر دی۔ کہ ایسا ہو نا ممکن نہ ہوگا۔ کیونکہ مجلس وضع قوانین اس سے اتفاق کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ ٹیکس کی کسی تجویز کے بارے میں ہائی کورٹ میں اپیل کے حق کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے حتیٰ کہ انکم ٹیکس کے نظم و نسق میں گورنمنٹ ہند کو بہت سے تجربہ کے بعد آخر کار مقدمہ بازی کو کم کرنے اور تاخیر سے بچنے کی غرض سے ایک خاص عدالت قائم کرنا پڑی تھی۔

بیو پاریوں کی طرف سے آخری استدعا یہ تھی۔ کہ قانون کے ماتحت مختلف اشیاء پر ٹیکس صرف ایک مرحلے پر لگایا جائے۔ میں نے ان کے نمائندہ کو یقین دلایا۔ کہ اس معاملہ کی احتیاط کے ساتھ چھان بین کی گئی ہے۔ اور ہم اس کے منظور کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے کہ اس صورت میں دیگر وجوہ و مشکلات کے علاوہ شرح ٹیکس کو بلند تر سطح پر لے جانا پڑے گا۔ لیکن گورنمنٹ بیو پاریوں کی کسی جماعت کی کسی تجویز پر ہمدردانہ غور کے لئے تیار ہوگی اور اس کو منظور بھی کرے گی۔ اگر اس کو اطمینان ہو گیا کہ ایک خاص شے پر صرف ایک ہی مرحلہ پر ٹیکس لگانے سے گورنمنٹ کی آمدنی میں کمی واقع نہیں ہوگی۔ اور بیو پاریوں کی کسی جماعت کو ناواجب سختی نہیں اٹھانی پڑے گی ؛

ہم نے "الفضل" میں جو مضمون اس ٹیکس کے متعلق لکھا تھا۔ اس میں زیادہ توجہ استثنائی رقم کے بڑھانے اور سرکاری ملازموں کے دوکانوں میں داخل نہ ہونے کی طرف دلائی گئی تھی۔ وزیر اعظم کے بیان میں اُن کے متعلق اطمینان دلایا گیا ہے ؛

بجٹوں کی ترمیم کے متعلق ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کو نوماہی وصولی کی اطلاع دی جارہی ہے۔ اس کے مطابق تمام جماعتوں کے عہدہ داروں کو بقایاجات جلد وصول کرنے کے لئے پوری سعی کرنی چاہیئے۔ اگر کسی وجہ سے مقامی حالات کے پیش نظر کسی جماعت کا بجٹ قابل ترمیم ہو تو وُہ فوراً ترمیم کروالیں ؛

یہ امر بھی بیان کر دینا ضرُوری ہے کہ بعض جماعتیں چندہ عام یا حصہ آمد کی منہائی (بوجہ تبادلہ وغیرہ) کی اطلاع دیتے وقت چندہ جلسہ سالانہ کا ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ علیحدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ کی بھی ترمیم کرانی مطلوب ہو۔ تو وہ بھی ابھی کرالی جائے۔ کیونکہ ۲۵ ماہ حال تک بجٹ اور وصولی کی فرداً فرداً جو رپورٹ جماعتوں سے طلب کی گئی ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوگی ؛

(ناظر بیت المال)

گم شدہ رسیدوں کے متعلق اعلان

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ چک سکندر ڈاک خانہ کھاریاں نے نظارت بیت المال سے دو رسید بکیں ۲۵۵۷ و ۲۵۵۸ لی تھیں۔ جو ان سے گم ہو گئیں۔ اگر کسی دوست کو ملی ہوں تو وہ براہ مہربانی نظارت ہذا کو واپس کر دیں۔ یا کم از کم اطلاع دیں۔ اور کوئی دوست بغیر منظوری دفتر ہذا ان رسیدوں پر کوئی چندہ وغیرہ نہ دیں۔ ورنہ نظارت اس چندہ کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ ناظر بیت المال

بیرونِ ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کیلئے سال ہشتم کی قربانیوں کا نادر موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت وہی لوگ قربانی کرنے والے ہیں۔ جو قربانی کے بوجھ کو محسوس کریں۔ لیکن اگر کوئی شخص سو یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمد رکھتا ہو۔ اور وہ پانچ روپے خدا تعالےٰ کے راستہ میں دیدے۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے ایسی قربانی کی ہے جس کے بوجھ کو اس نے محسوس کیا ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ وہ سو یا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار لے کر سات آنہ ماہوار کی قربانی کرتا ہے۔ حالانکہ اس سے زیادہ وہ اپنی چوڑھی کو دے دیتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ خدا تعالےٰ کے سامنے وہ چیز پیش کرتا ہے۔ جو اس کا چوڑھا بھی لینے کو تیار نہیں ہوتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے وہ چیز پیش کرتا ہے۔ جو اس کا دھوبی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پھر بھی وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کا نام خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں ان لوگوں میں لکھا جانا چاہیئے۔ جنہوں نے اس کا قرب حاصل کیا۔ اور جن پر اس کے غیر معمولی فضل نازل ہوں گے"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو پڑھ کر ہندوستان کی جماعتوں اور افراد نے خاص قربانی کا نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کیا۔ جن میں سے بعض کا ذکر بھی اخبار الفضل میں آ چکا ہے۔ اب بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کے لئے تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔

بیرون ہند کے احباب میں سے ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب زابل نے سال ہشتم کا چندہ حضور کا پہلا خطبہ ملنے پر ۱۶۷ روپے اسی وقت ادا کر دیا۔ کیونکہ حضور نے فرمایا تھا کہ "جو لوگ وعدے کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں" پس ڈاکٹر صاحب نے فوری طور پر اپنا چندہ ادا کیا۔ مگر دوسرا خطبہ ۹ جنوری کا پڑھ کر آپ نے اپنی ایک ماہ کی پوری آمد ادا کرنے کے لئے ۳۳/ اور ارسال کئے کیونکہ ہر مجاہد سے مطالبہ یہ ہے کہ اپنی ایک ماہ کی ساری آمد پہ سال ہشتم کی قربانی کرے اسی طرح مکرم ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب اور بابو محمد عبد اللہ صاحب اور سیر ایران کی شاندار قربانیوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب تو وہ ہیں۔ کہ جس دن حضور کا خطبہ ملے۔ اسی دن شاندار اضافہ کے ساتھ وہ رقم ادا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس سال ۵۰۴ روپے ادا کر چکے ہیں۔ نیز عبد الحکیم جان صاحب نے ۴۰۰ شلنگ کا وعدہ کر کے ایک قسط ادا کر دی ہے۔ اس کے علاوہ اس ہفتہ میں حضور کا خطبہ پڑھ کر ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب نے ۱۰۸۰ شلنگ کی رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب نے جو کہ ہمیشہ اپنے چندہ کو ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ دیتے چلے آئے ہیں۔ ۶۰۰ شلنگ کا وعدہ کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں اور افراد نوٹ کریں۔ کہ اگر انہوں نے ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء والے خطبہ پر نمایاں اضافہ نہیں کیا۔ بلکہ معمولی اضافہ کیا ہے۔ اور وہ اضافہ ان کی ایک ماہ کی ساری آمد سے کم ہے۔ اور ان کا دل کہہ رہا ہے کہ اگر ہم اپنے کئے ہوئے وعدوں میں نمایاں اضافہ کریں تب حقیقی قربانی کرنے والے ہوں گے تو انہیں اب اتنا اضافہ کرنا چاہیئے کہ ان کی ایک ماہ کی آمد سے بھی بڑھ جائے۔ اس لئے کہ تحریک جدید کی قربانیاں اپنے اندر ایسی شان رکھتی ہیں۔ کہ ان میں نمایاں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہر شخص کی اپنی دلی رغبت اور خواہش ہوتی ہے۔ کیونکہ "تحریک جدید کے مرکزی تبلیغی فنڈ میں جن لوگوں کا حصہ ہو گا۔ یقیناً خدا تعالےٰ انہیں ان کی موت کے بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا" ۔ ۳/

۳/ پس جس طرح ہندوستان کی جماعتوں اور افراد نے خدا کے فضل سے نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے پیش کئے۔ اور حضور کی خوشنودی حاصل کی۔ اب بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد سے بھی امید ہے۔ کہ وہ سب کے سب نمایاں اور شاندار قربانی کریں گے۔ تا جب انکے وعدے انکے امام کے حضور پیش ہوں تو بے اختیار ان کیلئے دعا نکلے۔

نوٹ:۔ وہ دوست جو فوجی خدمات کے سلسلہ میں سمندر پار گئے ہوئے ہیں انکے پتے دفتر میں موجود نہیں اور نہ ہی ان تک اخبار پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے ان کے خویش و اقارب کو چاہیئے کہ وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اطلاع دیں کہ تحریک جدید سال ہشتم کی قربانیوں کا مطالبہ ہو چکا۔ وہ اپنے وعدے ۳۰ اپریل تک بھجوا دیں۔ اور چاہیئے کہ ان کے پتے دفتر میں بھیج دئیے جائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جماعت احمدیہ چندر کے منگولے و پوہلہ مہاراں کا تبلیغی جلسہ

۹ و ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش بروز پیر و منگل جماعت احمدیہ چندر کے منگولے و پوہلہ مہاراں نے امیر جماعت چودھری غلام محمد صاحب کے بعض رویا کی بنا پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا جو خدا کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہا۔ اس کی مختصر روئیداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

۹ تبلیغ کو اجلاس اول زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے توحید باری تعالےٰ کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں عالمگیر مذہب صرف اسلام ہے پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے وفات مسیح ناصری از روئے قرآن مجید۔ احادیث نبوی و اقوال بزرگان ثابت کی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرا اجلاس جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔اے مجاہد تحریک جدید نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر نہایت دلکش تقریر کی۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ ان کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے نہایت مؤثر انداز میں ختم نبوت کی حقیقت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

دوسرے دن صبح ساڑھے دس بجے اس علاقہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کا اجلاس ہوا۔ مجالس کے زعماء اور علاقہ کی مجالس کے قائد چودھری بشیر احمد صاحب نے چودھری خلیل احمد صاحب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں اپنے کام کی مختصر رپورٹیں پیش کیں۔ آخر میں سیکرٹری صاحب نے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کو نہایت مفید ہدایات اور نصائح کرتے ہوئے انکے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ گیارہ بجے زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تبلیغی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر مبسوط اور مؤثر لیکچر دیا۔ پھر خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی۔ و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات پر تقریریں کیں۔ ان کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جواب دئیے۔ آخری فیصلہ و محمدی بیگم والی پیشگوئی کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے از روئے سکھ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ گیانی صاحب کے بعد جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب نے موجودہ عالمگیر جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر تقریر فرمائی۔ بالآخر مولوی دل محمد صاحب نے مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں کے موضوع پر تقریر کی۔ پانچ بجے شام جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش کیا گیا۔ جلسہ میں سامعین کی حاضری کافی ہوتی رہی:۔ خاکسار۔ اللہ بخش سیکرٹری تبلیغ

سالانہ رپورٹ موصیان کے فوائد

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے موصیوں کے متعلق سالانہ رپورٹ کا جو طریقہ جاری کیا ہے، وہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ میں سیالکوٹ کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ کہ وہاں کے چند موصیان کے درمیان لین دین کے متعلق تنازعہ چلا آتا تھا۔ جو طے نہیں ہونے پاتا تھا۔ ایک دوسرے پر بداعتمادی کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ سالانہ رپورٹ مرتب کرتے وقت جب ہر موصی کے تقویٰ و طہارت کے متعلق تحقیق کرنی شروع کی گئی۔ تو ان تنازعہ والے موصیوں کو اس بات کی خبر ہو گئی۔ انہوں نے فوراً اکٹھے ہو کر سمجھوتہ کر لیا۔ اور سب رضامند ہو گئے۔

موصیان کی عملی زندگی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔ "دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کیساتھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہیں۔ اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھر ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہو گا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خوش ہو گا۔"

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔

محمد شفیع سکرٹری وصایا سیالکوٹ

وصایا کی بحالی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا منسوخ کی گئی تھیں بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ۔ اب چونکہ انہوں نے بقایا ادا کر دیا ہے۔ اس لئے بحال کی جاتی ہیں۔

(۱) م۔ عبد الغنی صاحب سنوری ۳۲ (۲) میاں علی بخش صاحب صریح ۴۴۵۰
(۳) میاں محمد عالم صاحب فتح پور ضلع سیالکوٹ ۴۳۲۴
(۴) ملک افتخار احمد صاحب ۵۱۰۷ (۵) منشی برکت علی صاحب ننگل ۳۵۴۷
(۶) چودہری رحمت خان صاحب اکوٹر کینیا کالونی ۵۱۱۲
(۷) حکیم عبد الرحیم صاحب ۱۱۸۰ محلہ مسجد فضل قادیان بوجہ اخراج از جماعت منسوخ کی گئی تھی۔ اب معافی مل گئی ہے۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کی گئی ہیں:-

(۱) حافظ محمد اسحاق صاحب جالندھر چھاؤنی ۱۸۸۰ (۲) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جالندھر شہر ۱۸۹۲
(۳) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی کوہ مری ۱۹۰۹ (۴) ڈاکٹر عبید اللہ صاحب لاہور ۱۱۳۳
(۵) میاں نور احمد صاحب گھمار قادیان ۱۰۷۱
(۶) منشی محمد حسین صاحب پٹیالوی ۳۸۹۳ بوجہ ارتداد از احمدیت
(۷) مولوی عبد الحق و غلام رسول صاحبان بدوملہی ۳۶۶ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ

سکرٹری بہشتی مقبرہ

احباب سے ضروری درخواست

اخباری کاغذ کا مسئلہ دن بدن نازک تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بحر الکاہل میں جنگ کی موجودہ صورت حالات نے کینیڈا وغیرہ سے کاغذ کی درآمد کو قریباً ناممکن بنا دیا ہے۔ ہندوستان میں کاغذ اس قدر تھوڑا بنتا ہے۔ کہ وہ یہاں کی ضروریات کے لئے قطعاً ناکافی ہے۔ ان حالات میں اخبارات جن مصائب میں سے گذر رہے ہیں۔ اور جو آئندہ انہیں پیش آسکتے ہیں۔ ان سے احباب ناواقف نہیں ہو سکتے۔ ذرائع رسل و رسائل کی روزافزوں مشکلات اور تجارتی مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے ہم علی الخصوص جن صبر آزما شدائد کا ہدف بنے ہوئے ہیں وہ ہر صاحب بصیرت انسان کی سمجھ میں بخوبی آسکتی ہیں۔

الفضل ۲۰×۲۶ سائز پر چھپتا ہے۔ لیکن بازار میں اس سائز کا کاغذ ناپید ہے۔ اسلئے ہمیں مجبوراً ۲۲×۲۹ سائز کا کاغذ خریدنا پڑا ہے۔ اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم اخبار کے بقاء کیلئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے۔ اگر ان حالات میں احباب ذرا بھی اپنے اس واحد قومی روزنامہ کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کریں۔ تو ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم موجودہ مشکلات و مصائب کے ہولناک بھنور میں سے الفضل کی کشتی کو کھینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم اگر یہ شکوہ کریں تو نامناسب نہ ہو گا۔ کہ بہت سے اصحاب ابھی تک اس نہایت اہم امر کی طرف سے غافل ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر بھی باعث افسوس ہے۔ کہ بعض خریدار اصحاب چندہ کی ادائیگی میں ہماری پے درپے التجاؤں کے باوجود سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور بہت سے دوست ایسے ہیں۔ جو اپنی سہولت کے پیش نظر یکمشت چندہ ادا کرنے کی بجائے ماہوار قسط وار ادائیگی کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے پھر بعض دوست ادائیگی کا وعدہ کرنے کے باوجود بروقت ادائیگی کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ یہ سب باتیں ہماری ہمتوں پر اوس ڈالنے والی ہیں۔ جن کی کم سے کم اس نازک زمانہ میں توقع نہیں کی جا سکتی۔

الفضل کے چندہ کی ادائیگی کو براہِ کرم ایسی ہی ضروری سمجھا جائے۔ جیسا دوسری اہم ضروریات کو پورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وی۔ پی کا بلاوجہ واپس کر دینا ناپسندیدہ امر ہے لیکن ہر دفعہ کچھ دوست ایسے نکل آتے ہیں۔ جو دفتر کے بار بار اعلانات اور بہت عرصہ پہلے وی۔ پی کی اطلاع شائع کر دینے کے باوجود وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ ہم اس ضمن میں احباب سے پورے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

نیازمند منیجر "الفضل" قادیان

وی۔پی وصول فرمائے جائیں

ہم نے ۹ ؍ فروری کو ان اصحاب کی فہرست جنکا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ ؍ فروری تک ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ وی۔پی ارسال کر دینے ہیں جو اصحاب چندہ ارسال فرما چکے ہیں۔ یا چندہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی سب اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ براہ کرم وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ کوئی دوست بھی موجودہ صبر آزما مشکلات میں وی۔پی واپس کر کے دفتر کی مالی دقتوں میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہوں گے

خاکسار منیجر الفضل

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مندرجہ ذیل اقسام ملازمت میں عارضی تقررات کیلئے "فہرست انتظاریہ" پر نام لانے کی غرض سے مجوزہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ۳ ؍ مارچ ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

قسم	اوصاف مطلوبہ	کل تعداد مطلوبہ	مسلمان	اقلیتیں: سکھ۔ پارسی۔ ہندوستانی عیسائی	اقلیتیں: اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین	تنخواہ کا سکیل
۱۔ نرسیں	"اے" ڈویژن میں رجسٹرڈ	۸	۲	۱	۴	۱۴۰ روپیہ ماہانہ مقررہ
	"بی" ڈویژن	۸	۲	۱	۴	۱۰۰-۱۰/۲-۱۲۰
۲۔ سب اسسٹنٹ سرجن	رجسٹرڈ لائیسنس دار یا ایل۔ایم۔پی۔ جو کسی اتھارٹی (جس میں یونیورسٹی شامل نہیں) متذکرہ شیڈول آف انڈین میڈیکل ڈگریز ایکٹ VII مجریہ ۱۹۱۴ء نے دیا ہو۔	۲۰	۱۴	۲	-	۶۵-۵/۲-۸۵
۳۔ ڈسپنسر	ٹریننگ اور قابلیت کا سرٹیفکیٹ جو کسی منظور شدہ گورنمنٹ سکول یا کسی دوسرے ممتحن نے جو گورنمنٹ نے مقرر کیا ہو دیا ہو عمر ۱۹۴۲ء کو اٹھارہ سال سے کم یا ۲۵ سے اوپر نہ ہونی چاہئے	۲۱	۱۳	۲	-	۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰

مکمل تفصیلات مع مجوزہ فارم ایک ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ درج ہو۔ یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نام آنا چاہیئے۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں۔

"Particulars for Nurses, Sub-Asst-Surgeons Dispensers."

جنرل منیجر

تصحیح۔ الفضل مورخہ ۱۲ فروری [illegible] اشتہار بعنوان [illegible] غلطی سے [illegible] درج ہو گئی ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بٹاویہ - ۱۱ فروری - سنگاپور کے سمندری اڈے میں تمام ضروری مشینری اور ذخائر بارود سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ تا دشمن کے ہاتھ نہ آ سکیں۔ سنگاپور کے ایک براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ سارا دن گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ بحری طاس بالکل برباد کر دیا گیا ہے۔ اس پر چھ کروڑ پونڈ خرچ آیا تھا۔ اور تیاری میں بیس سال لگے تھے۔ یہ صرف تیس ہزار ٹن سے زیادہ وزنی جہازوں کے کام ہی آ سکتا تھا۔ اس لئے جب سے بنا۔ "پرنس آف ویلز" اور "ایلیس" ہی اسے سات روز استعمال کر سکے۔ جاپانیوں نے ٹینگا اور کرانجی کے ہوائی اڈوں پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے اور جزیرہ کے لئے پانی کے جو انتظامات ہیں وہ ان اڈوں سے بالکل قریب ہیں۔ اگر دشمن نے پانی کے ذخائر برباد کر دیئے۔ تو مشکلات ناقابل برداشت ہونگی۔ شہری آبادی صبر کے ساتھ مصائب برداشت کر رہی ہے۔ لیکن فوجی لائنوں کے پیچھے کچھ گڑبڑ ہے جس سے فوجوں کی نقل و حرکت میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ تیل اور دوسرے گوداموں نیز فیکٹریوں کی بربادی کی وجہ سے شہر پر دھواں ہی دھواں چھایا ہوا ہے۔ لنڈن کے فوجی حلقوں کا خیال ہے کہ سنگاپور کی قسمت کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔

لنڈن - ۱۲ فروری - جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی فوجیں سنگاپور میں داخل ہو گئی ہیں۔ کل ساڑھے تین بجے سنگاپور ریڈیو سے کہا گیا تھا کہ صورت حال سخت نازک ہے۔ سرکاری حلقوں میں یہ امکان بھی تسلیم کیا جا رہا ہے کہ ممکن ہے برطانوی فوجوں کو سنگاپور سے نکلنا پڑے وہ اس صورت میں آسٹریلیا کی طرف جانے پر مجبور ہوں گی۔

لنڈن - ۱۱ فروری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مشرق بعید میں اتحادی بیڑے کے کمانڈر انچیف ایڈمرل ہارٹ نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان کی صحت اس ذمہ داری کو اٹھانے کی اجازت نہیں دیتی۔ ان کی جگہ جزائر شرق الہند کے بیڑے کے کمانڈر انچیف کو مقرر کیا گیا ہے۔

رنگون - ۱۱ فروری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج شام جاپانی فوجیں دریائے سالوین کو کشتیوں میں پار کر کے مرتبان کے شمال مغرب میں اتر آئیں۔ اور مرتبان پر قابض ہو چکی ہیں۔ پان کے علاقہ میں دن بھر گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔

بٹاویہ - ۱۱ فروری - سیلیبز میں میکاسر کے نزدیک مزید جاپانی فوجیں اتر آئی ہیں۔ علاوہ ازیں سیلنگیا چینوٹو اور بیرلبانگ میں جاپانی اترے ہیں۔ ان سب علاقوں میں فیکٹریاں اور کام کی چیزیں برباد کی جا رہی ہیں۔

لنڈن - ۱۱ فروری - جنگ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج ہاؤس آف کامنز کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔

واشنگٹن - ۱۱ فروری - معلوم ہوا ہے۔ کہ فلپائن میں مزید جاپانی فوجیں اتر آئی ہیں اور اب انکی زیادتی شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے اسوقت چھ جاپانی ڈویژن باٹان کی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور ایک سالم ڈویژن رسل و رسائل کی لائن پر موجود ہے۔ ایک اور ڈویژن کیوایٹ کے ساحل پر جاپانی توپخانہ کی امداد کر رہا ہے۔ لوزان کے علاقہ میں بھی جاپانی فوجوں کو بھاری مدد مل رہی ہے۔

سڈنی - ۱۱ فروری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانی جہازوں نے نیو برٹن سے تین سو میل کے فاصلہ پر گسماٹا میں فوجیں اتار دی ہیں۔

چنگکنگ - ۱۱ فروری - برطانوی فوجی مشن کے قائد نے اعلان کیا ہے کہ برما میں چینی اور جاپانی فوجوں میں مڈبھیڑ ہو گئی ہے۔ چینی ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے چین میں وائی چاڈ اور یوکانو پر قبضہ کر لیا ہے اور اب وہ شیکانگ پر بڑھ رہی ہیں۔ دریائے الیسٹ کے دونوں کنارے جاپانیوں سے صاف کر دیئے گئے ہیں۔

ماسکو - ۱۱ فروری - روسی فوجوں نے لینن گراڈ کے محاذ پر جرمن خطِ دفاع کو توڑ دیا ہے۔ فن ریڈیو کا بیان ہے کہ جھیل المن کے علاقہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

دہلی - ۱۱ فروری - آج مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ سپلائی ممبر نے ہاؤس کو مطلع کیا۔ کہ امریکن گورنمنٹ کی تجویز یہ ہے کہ ادھار و پٹہ کے قانون کے ماتحت ہندوستان میں موٹر سازی کا ایک کارخانہ قائم کرے۔

لاہور - ۱۱ فروری - آج ۳۱ بیوپاریوں نے ستیہ آگرہ کیا۔ جو گرفتار کر لئے گئے۔ مگر شہر سے باہر کچھ فاصلہ پر لے جا کر انہیں چھوڑ دیا گیا۔ سارے صوبہ میں آج آٹھ سو بیوپاری پکڑے گئے۔

دہلی - ۱۱ فروری - آج مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت نہرو نے مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کی۔ جو دو گھنٹہ جاری رہی۔ خیال ہے کہ شائد مارشل موصوف گاندھی جی سے ملنے کیلئے واردھا جائیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شائد آپ فوراً چین واپس چلے جائیں۔

لاہور - ۱۱ فروری - خیال ہے۔ کہ شاید بکری ٹیکس جنگ کے اختتام تک ملتوی ہو جائے۔ کیونکہ حکومت ستیہ آگرہ کی تحریک کو دبانے میں ناکام رہی ہے۔ بیوپاری لیڈروں اور وزراء سے سرکردہ اصحاب کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مولانا آزاد شائد اسی سلسلہ میں سر سکندر حیات خان صاحب کی دعوت پر یہاں آئے ہیں۔

بمبئی - ۱۱ فروری - سیٹھ جمنا لال بجاج آج واردھا میں اپنے مکان پر دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور کانگرس کے خزانچی تھے۔

لنڈن - ۱۱ فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس نے لیبیا میں جرمن فوجوں کو ۳۵۰۰ ہزار ٹن موٹر پٹرول اور دو ہزار ٹن ہوائی جہازوں کا تیل مہیا کیا ہے۔ گذشتہ تین ماہ میں دو ہزار لاریاں اور موٹریں۔ بارہ ہزار ٹن گیہوں اور ۵۰۰۰ ٹن زیتون کا تیل بھی۔

کلکتہ - ۱۱ فروری - بنگال یونیورسٹی نے حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ کلکتہ اور بنگال کے دوسرے پُرخطر علاقوں سے طالب علموں کو نکالنے میں یونیورسٹی کی مدد کرے۔

قاہرہ - ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لیبیا کی جنگی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ طرفین کے دستے دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔

لنڈن - ۱۱ فروری - آج دارالعوام میں وزیر جنگ نے بیان کیا کہ درنہ اور بن غازی خالی کرنے سے پہلے ہماری فوجوں نے وہاں کام کی تمام چیزوں کو تباہ کر دیا تھا۔

لنڈن - ۱۱ فروری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آغاز جنگ سے ۱۹۴۱ء کے آخر تک جرمنی اور اٹلی کے کل ۹۲۰۱ طیارے برباد کئے گئے۔ جرمنی کے طیاروں کا روس میں جو نقصان ہوا۔ وہ اس میں شامل نہیں۔ اس عرصہ میں برطانیہ کے ۳۹۸۱ طیارے ضائع ہوئے۔

لنڈن - ۱۱ فروری - برطانوی پریس کا بیان ہے کہ امریکہ کے جن جنگی جہازوں نے جاپانی جزائر گلبرٹ اور مارشل وغیرہ پر حملے کئے تھے۔ انہوں نے ہوائی سے لیکر نیوزی لینڈ تک کے تمام اہم مقامات پر اپنی فوجیں اتار دی ہیں۔

رنگون - ۱۱ فروری - کل ہند چینی کی سرحد کے قریب چینی اور سیامی فوج میں تصادم ہوا جس میں سیامی فوج کو پسپا ہونا پڑا۔ اور وہ کئی لاشیں اور سامانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئی۔

دہلی - ۱۱ فروری - جاپانی ریڈیو یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ ملایا میں ہندوستانی ان کے ساتھ مل گئے ہیں۔ مگر یہ خبر سراسر بے بنیاد ہے۔

کلکتہ - ۱۱ فروری - بنگال گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں چاولوں پر کنٹرول کیلئے ایک آفیسر مقرر کیا جا رہا ہے۔

مدراس - ۱۱ فروری - صوبہ مدراس نے ۴۰ لاکھ روپیہ کے ڈیفنس بانڈز خرید کئے ہیں۔

بٹاویہ - ۱۱ فروری - جاپانی آبدوزوں اور جہازوں کے خطرات سے بے نیاز ہو کر برطانوی اور ڈچ بیڑا سنگاپور سے عورتوں اور بچوں کو نکال رہا ہے اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو یہی بیڑا سنگاپور سے اتحادی فوجوں اور سامانِ جنگ کو بھی نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچائے گا۔

ماسکو - ۱۱ فروری - نازیوں نے چیکوں اور سلواکوں کی جو فوجیں زبردستی روسی محاذ پر بھیجدی تھیں۔ جہاں وہ روسیوں سے جا ملیں۔ اب ان لوگوں کی فوجیں نظر بندوں کے کیمپ میں رکھی گئی ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی